# تعلیماتِ امام ربّانی قدس سرہٗ

مرتّب
محمد کریم سلطانی

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضرا
پیپلز کالونی۔ ڈی بلاک۔ فیصل آباد۔ فون ۳۰۸۳۳۷

Marfat.com

25/-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تعلیماتِ امامِ ربّانی قدس سرہٗ

ترتیب

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم جامع مسجد خضرا

پیپلز کالونی ڈی بلاک فیصل آباد

فون۔ ۳۴۔ ۳۳۰۸۳۳۔ ۰۴۱۔۷

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں۔

| | |
|---|---|
| نام کتاب | تعلیمات امام ربانی |
| مرتب | محمد کریم سلطانی |
| کمپوزنگ | مکتبہ صبح نور |
| تعداد | ۱۱۰۰ |
| قیمت | |

Marfat.com

# فہرست


| صفحہ نمبر | عنوان | نمبر شمار |
|---|---|---|
| ۵ | نذرانہ عقیدت | ۱۔ |
| ۱۳ | عرض مرتب | ۲۔ |
| ۱۴ | اشعارِ مبارکہ | ۳۔ |
| ۱۵ | ابتدائیہ | ۴۔ |
| ۱۶ | نصائح | ۵۔ |
| ۲۷ | پرہیزگاری | ۶۔ |
| ۲۹ | نبی مکرم ﷺ کی اتباع | ۷۔ |
| ۳۲ | وضو | ۸۔ |
| ۳۳ | اذان | ۹۔ |
| ۳۵ | نماز | ۱۰۔ |
| ۴۱ | نماز کی تکمیل | ۱۱۔ |
| ۴۳ | رمضان المبارک | ۱۲۔ |
| ۴۶ | توبہ | ۱۳۔ |
| ۴۹ | ذکر الٰہی | ۱۴۔ |
| ۵۵ | فضائل کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ | ۱۵۔ |
| ۵۹ | سُبحان اللہ وبحمدہٖ سُبحان اللہ العظیم | ۱۶۔ |


Marfat.com

۱۷۔ رفق ــــــ نرمی اختیار کرن ۶۲

۱۸۔ حفاظتِ ایمان ۷۱

۱۹۔ محاسبہ ۷۲


Marfat.com

# کلماتِ مُبارکہ

از : فخر العلماء الوارثین فقیہہ عصر

حضرت قبلہ مفتی **محمد امین** صاحب زید مجدہ'

بِسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ط

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علٰے من لانبی بعدہ'. امابعد!

شیخ الجن والانس سیدنا الامام الربانی مجدد الف الثانی الشیخ السرہندی الفاروقی الفارقی النقشبندی قدس سرہ' السامی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک خاص نشانی تھے۔

مجددین کی فہرست میں آپ کا بطور مجدد ذکر ایسی شہرت حاصل کر گیا ہے کہ جب صرف مجدد کا لفظ بولا جائے مثلاً یوں کہا جائے کہ سرکار مجدد صاحب نے فرمایا تو ذہن فوراً اسی ذات گرامی قدس سرہ' کی طرف جاتا ہے۔

وذالك فضل اللّٰہ یو تیہ من یشاء

آپ کے تذکرے صدیوں سے زبانوں پر جاری ہیں آنجناب قدس سرہ' رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کتابوں پر کتابیں لکھی گئیں اور لکھی جارہی ہیں ان میں سے شیخ المحدثین برکت مصطفٰے فی دیار الہند الشاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ' نے جو سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے وہ ہدیہ ناظرین کیا جارہا ہے۔

Marfat.com

شیخ احمد ایسے آفتاب ہیں جن کے سایہ میں ہم جیسے ہزاروں تارے چھپے ہوئے ہیں.....

الحاصل جو کوئی حضرت شیخ کے تفصیلی حالات کشف الحاجات اور مبشرات وغیرہ دیکھنا چاہے وہ "حضرات القدس، برکات احمدیہ ﴿زبدة المقامات﴾، معارف جدیدہ اور حقائق نادرہ کا مطالعہ کرے جو آپ کے نورانی قلم کا شاہکار ہیں۔

آپ مجدد سو سال کے بعد کے مجدد نہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہزار سال کے بعد والے مجدد ہیں اور یہ فرق کوئی معمولی فرق نہیں بلکہ بہت بڑا فرق ہے کاش تم لوگ اس سے واقفیت حاصل کر لو۔

مجھ فقیر عبد الحق ﴿محدث دہلوی﴾ کو حضرت شیخ احمد سرہندی نے جو صفائی باطن عنائیت فرمائی ہے وہ بے حد و بے حساب ہے۔ حضرت شیخ نے ہمارے درمیان کوئی پردہ بشریت و حجاب باقی نہیں رکھا۔ آپ نے طریقت انصاف اور عقلی تمیز جو بزرگوں کا خاصہ ہے اس دنیا میں میرے باطن میں بطریق ذوق، وجدان و غلبہ پوری طرح جاگزیں کر دیا جس کے اظہار سے زبان عاجز ہے۔ تمام تعریفیں اور پاکیزگی صرف خدا تعالیٰ ہی کیلئے ہے جو دلوں کو بدلتا اور حالات درست کرتا ہے۔ بعض لوگ شاید اس کو دور کی بات سمجھیں لیکن میں نہیں جانتا کہ اب میری کیا حالت ہے اور کیا طریقہ ہے۔

﴿اخبار الاخیار، ص ۶۲۹، ۶۳۳﴾

Marfat.com

آپ کتاب اخبار الاخیار کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں :

بِسمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ؕ

کتاب اخبار الاخیار مکمل ہوئی لیکن حقیقتاً یہ کتاب اس وقت پائیہ تکمیل کو پہنچے گی جبکہ زبدۃ المقربین قطب الاقطاب فضلیت مآب مظہر تجلیات الٰہی مصدر برکات نامتناہی امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی کے کچھ حالات تحریر کئے جائیں۔

آپ کا سلسلہ نسب اٹھائیس واسطوں کے ذریعہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ پیدائش ۹۷۱ھ وصال ۱۰۳۴ھ آپ نے بہت قلیل عرصہ میں علوم عقلی و نقلی سے فراغت حاصل کی اور اپنے والد بزرگوار سے سلسلہ چشتیہ قادریہ سروریہ اور کبرویہ کی اجازت حاصل کی پھر دہلی میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی صرف دو ماہ اور چند دنوں کی خدمات کے بعد سلسلہ نقشبندیہ کی مکمل تعلیم واجازت لی چنانچہ خواجہ صاحب نے اپنے ایک دوست کو لکھا ہے کہ سرہند شریف میں ایک بہت بڑے عالم وعامل ہیں جن کا نام شیخ احمد ہے انہوں نے چند روز میرے پاس نشت وبرخاست کی جسمیں میں نے ان کے عجیب عجیب حالات دیکھے ہیں۔ اور ان کے اوقات و اعمال صالحہ کے پیش نظر یقین ہے کہ وہ عنقریب ایک ایسا روشن آفتاب ہو کر چمکیں گے جس سے ساری دنیا جگمگا جائے گی۔

نیز خواجہ صاحب نے تحریر فرمایا :

Marfat.com

زیر نظر کتاب "تعلیمات امام ربانی" جو کہ فقیر کے لخت جگر اور فقیر کی آنکھوں کی ٹھنڈک عزیزم مولانا محمد کریم سلطانی سلمہ ربہ' الکریم نے تالیف کی ہے انشاء اللہ سالک کیلئے مینارِ نور ثابت ہو گی اور کم ہمت، غفلت شعار لوگوں کے لئے باعث سعادت ہو گی۔ اللہ کریم مسلمان بھائیوں کو اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی اور ہم سب کو خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر آخرت کی پونجی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر

محتاج دعاء

فقیر ابو سعید **محمد امین** غفرلہ'

مہتمم دار العلوم امینیہ رضویہ

محمد پورہ فیصل آباد

Marfat.com

# نذرانۂ عقیدت

## بحضور محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجددّ الف ثانی قدس سرہ،

مجددّ الفِ ثانی، رازِ دارِ راز ایمانی
مریدِ سرورِ عالم، مرادِ ذاتِ سُبحانی

فنائے ذاتِ صمدانی، بقائے ملکِ عرفانی
کمالِ خواجہ یثرب، امینِ فضلِ رحمانی

امیر الاولیاؤ اتقیاؤ صوفیا ہیں وہ
شرف اُن سے مشرف ہے یہ فیضِ خاصِ ربانی

امامت بھی ملی اُن کو ولایت بھی نیابت بھی
وہی محبُوبِ احمد ہیں، وہی مطلوبِ سُبحانی

سرِ الف دوم اس شان سے ان کو کیا پیدا
کہ ظلمت خانۂ ہستی کا زہرہ ہو گیا پانی

انہی کے فیض روشن نے کیا روشن زمانے کو
مٹائی کفر کی ظلمت، دکھائی راہِ ایمانی

وہ نُورالدینؔ اور اکبر کہ جن کے نام کو سُن کر
سلاطینِ جہاں کی خود بخود جھکتی تھی پیشانی!

Marfat.com

وہ دورِ شرک و ظلمت نورِ حضرت سے ہوا روشن
بہ فیضانِ خداوندی بہ استمدادِ رُوحانی

اوامر اور نواہی ہو گئے پھر سے سر بسر جاری
ہوئے شاہ و گدا سب پائے بندِ حکمِ یزدانی

**زہے وہ عہد جس میں آپ کا سورج چمکتا ہے**
**خوشا وہ دور جس میں آپ کے جلووں کی تابانی**

☆

بہ فیضِ رحمتِ عالم چڑھے اعلیٰ مدارج پر
طریقت میں، معارف میں ہوئے نقاشِ لاثانی

طریقت اور شریعت کی حدُودِ فاصلہ توڑیں
طریقت پر شریعت کی لگائی مہرِ نورانی

ہوئی خلعت عطا اُن کو ملی محبُوبیت اُن کو
فضائل میں مراتب میں نہیں اُن کا کوئی ثانی

طریقت کے شریعت کے حقائق آشنا تھے وہ
مقنّن تھے معارف کے کہ تھے قیوّمِ ربانی

عطا صورت ہوئی ایسی کہ تھے اک جلوۂ رحمت
ملی سیرت انہیں ایسی کہ تھے اکسیرِ رُوحانی

Marfat.com

حقیقت میں بُجھوائے حدیثِ سرورِ عالم
صلہ تقدیرِ عالم کا بنے قیوّم ربّانی

بشاراتِ نبی سے آپ کی فرزندیت ثابت
بیاناتِ نبی ﷺ سے آپ کی تطہیرِ روحانی

محی السنۃ والدین، حقائق بیں، معارف گر
شریعت کی حقیقت آپ سے خورشیدِ نورانی

کوئی منزل نہیں ایسی کہ جس کو طے نہ فرمایا
کوئی جادۂ نہیں ایسا کہ جس پر کی نہ جولانی

ولائیت کو، طریقت کو، حقیقت کو، تصوف کو
کیا منزل بہ منزل آشنائے نصِ قرآنی

کمالِ فردنازِ بے نیازی سے نہ ٹکرایا
شہودِ شاہد و مشہود ان کا نورِ روحانی

شرف ان کو ملا ایسا ولائیت اور کرامت میں
ہوئے وہ غوثِ صمدانی بہ فیضِ غوثِ جیلانی

بہ فیض خواجۂ باقی باللہ فنافی اللہ
فروغِ عالمِ باقی فراغِ عالم فانی

ہوئے جائے نشیں حضرت بہاؤ الدین محمد کے
کہ جن کی خاک پا ہے سُرمۂ چشم مُسلمانی

خوشا وہ دل کہ جو ہے آپ کے جلوؤں کا آئینہ
زہے وہ بخت مل جائے جسے اس در کی دربانی

Marfat.com

بدہ ساقی مئے باقی پلا وہ ساغرِ عرفاں
لکھوں اک مطلع عالی کہ ہو اکسیر رُوحانی

## امامِ اطہر و عالی لقب، محبُوب سُبحانی
## مجدّد الف ثانی، تاجدارِ ملکِ عرفانی

☆

وہ جن کے نام نامی سے منور سینۂ گیتی
وہ جن کے نورِ باطن سے مجلّٰی بختِ انسانی

وہ جن کے نام سے قطرے گہر، ذرّے مہِ تاباں
وہ جن کی روشنی ہے روشنی نور لافانی

وہ جن سے بھر گئے ارض و سمائے نور جلووں سے
وہ جن سے ہو گئے کون و مکاں گلزارِ رضوانی

وہ جن کے نور سے پُر نور ظلمت خانۂ ہستی
وہ جن کے نام نامی سے بُتانِ سنگدل پانی

وہ جن کے نقشِ پا کو چُوم کر زرّے چمکتے ہیں
وہ جن کے نام لیوا ہو گئے اقطابِ ربانی

وہ جن کا سلسلہ جاری ہے اب تک بھی زمانے میں
وہ جن کا نام نامی آج تک ہے " : ایمانی

Marfat.com

وہ جن کے نُور سے ہیں خانقاہیں آج بھی روشن
وہ جن کے ذکر سے بڑھتا ہے ذوق و شوق رُوحانی

وہ اک آئینہ ہیں گویا کمالاتِ نبوّت کا
وہ اک احسان مُجملۂ احسان ربّانی

ہوئے ہیں آپ پیدا فطرتِ سرکار بطحا پر
کیا ہے سارے عالم کو غریقِ بحرِ عرفانی

تصانیفِ گرامی آپ کی الہام ربّی ہیں
مکاتیبِ گرامی آپ کے تفسیر قرآنی

جگایا آپ نے پھر سنتِ سرکار طیبہ کو
بڑھائی آپ نے پھر چہرۂ ایماں کی تابانی

جہاں کا ذرّہ ذرّہ آپ کے جلوؤں سے روشن ہے
بشر کیسے ملائک تک گیا ہے فیض روحانی

فقیرِ بے نوا تھے وہ مگر یہ زورِ ایماں تھا
چلایا ہند میں پھر سکہ احکام قرآنی

محیّ السنۃ والدین مجدّد حاملِ رحمت
محمد مصطفےٰ کے جانشیں تلمیذِ رحمانی

یہ مہر و ماہ دو نقطے ہیں اُنکے نورِ کامل کے
زمیں سے آسماں تک انکے جلوؤں کی درخشانی ۔

Marfat.com

مجالِ دم زدن کس کو ہے ان کی ذاتِ اطہر میں
نسب میں ہیں وہ فاروقی حیا میں ہیں وہ عثمانی

ابو بکر و علی کی نسبت کامل کے مظہر ہیں
مقامِ حبِ احمد میں نہیں ان کا کوئی ثانی

امام اولیاء اتقیا ہیں شمس سرہندی
سلاسل ختم ہیں ان پر کہ ہیں تلمیذِ رحمانی

فنائے کامل واکمل ملی ہے حبِ احمد سے
کوئی منزل نہیں باقی کہ جس پر کی نہ جولانی

حریم ذاتِ اقدس تک مقامِ لاتعین تک
کوئی دیکھے تو ہیں ان کے نشانات جبیں رانی

وہ کیا پیدا ہوئے دل ہل گیا اصنامِ باطل کا
وہ کیا ظاہر ہوئے ظاہر ہوئے انوارِ ربانی

سعید خازنِ رحمت محمد صادق کامل
ہوئے ہیں آپ کی اولاد میں سب ماہِ نورانی

جہاں میں خواجۂ معصوم سا جائے نشین چھوڑا
وہ خواجہ عروۃ الوثقٰی نہیں جن کا کوئی ثانی

وہ دانائے طریقت صاحبِ دل خواجہ یحیٰ
کہ جن کے نام کی نسبت امین فضلِ رحمانی

Marfat.com

# جو مقبولِ مجددؒ ہے وہ مقبولِ محمد ہے
# جو مقبولِ محمد ہے وہ ہے مقبولِ سبحانی

☆

سلاسل آپ کے چھائے گہ چھایا سایۂ رحمت
طریقہ آپ کا پھیلا کہ پھیلی شرعِ یزدانی

کھلائے غنچۂ و گل سینکڑوں باغ طریقت میں
بنائے سینکڑوں ابدال و اقطاب لاثانی

ہزاروں اولیا وابستۂ دامن ہوئے ان کے
زمین و آسماں حلقہ بگوشِ فیض روحانی

ہوا شہرہ طریقِ نقشبندی کا زمانے میں
جہاں سے ہو گیا کافور یکسر کیدِ نفسانی

فقیر و شاہ سب کے سب ہوئے داخل طریقے میں
نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ افغانی

کوئی تفصیل کیا لکھے بھلا ان کے مدارج کی
ملائک سر بحیرت ہیں زہے یہ نور ایمانی

وہ قیومِ زماں وہ قطبِ دوراں شمسِ سرہندی
وہ سرتاجِ شہنشاہاں وہ شاہِ ملک عرفانی

Marfat.com

وہ جنکی ذات سے کل مشکلیں آسان ہوتی ہیں
وہ جنکے نام سے ہر شکل مشکل فضل رحمانی

انہی کا واسطہ لایا ہوں دربارِ رسالت میں
انہی کا نام لیتا ہوں پے اکرامِ رحمانی

الٰہ العٰلمین جب تک فلک پر چاند تارے ہوں
رہے چلتا زمیں پر سکہ قیوم ربانی

بجانِ دردِ دل دانشؔ انہی کا نام لیوا ہے
نہیں آتا اسے کچھ بھی بجز ذوق ثنا خوانی

بہ بخشا جرعۂ اوراز جام معرفت ربّی
بہ نامِ شاہِ سرہندی و شاہِ ملک عرفانی

☆

Marfat.com

# عرضِ مرتب

بسمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحیْم ط

نَحمدہ، ونُصلّی عَلٰی رسُولہٖ الکریم

محبوب سُبحانی قطبِ ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرھندی فاروقی قدس سرہ، کے چند ارشادات گرامی اس اُمید پر شائع کئے جا رہے ہیں کہ شاید کوئی پڑھنے والا ان کو پڑھ کر صراطِ مستقیم پر آجائے اور میری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم.

محمدؐ کریم سُلطانی

خادم جامعہ ریاض العلوم

پیپلز کالونی ڈی بلاک

فیصل آباد

Marfat.com

محبوب سُبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی

شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس اللہ سرہ‘ کے

# اشعارِ مُبارکہ

بِسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ط

ہر روز باشی صائماً ہر لیل باشی قائماً

درذکر باشی دائما مشغول شودرذکرِ ہو

گر عیش خواہی جاوداں عزت بخواہی در جہاں

ایں ذکر ہو ہر آں بخواں مشغول شودرذکر ہو

سودے ندارد خفتنت ناچار باید رفتنت

در گوز تنہا ماندنت مشغول شودرذکر ہو

ہو ہو بذکر ش ساز کن نامِ خدا آغاز کن

قفلے زسینہ باز کن مشغول شودرذکر ہو

ہر دم خدارا یاد کن دلہائے غمگین شاد کن

بلبل صفت فریاد کن مشغول شودرذکر ہو

مسکین احمد مرد شود در جملہ عالم فرد شو

در راہِ حق چوں گرد شو مشغول شودرذکر ہو

Marfat.com

# ابتدائیہ

الحمد للّٰہِ وسلام علیٰ عبادہ الذینَ اصطفٰی

فرزند عزیز!

فرصت غنیمت ہے چاہیئے کہ بے فائدہ کاموں میں صرف نہ ہو بلکہ فرصت کے سارے اوقات حق جل وعلا کی خوشنودی کے کاموں میں صرف ہونے چاہئیں۔ نماز پنجگانہ جمعیت وجماعت اور تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کرنی چاہیئے۔ اور نماز تہجد کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور سحری کے استغفار کو بھی رائگاں نہ چھوڑیں اور خوابِ خرگوش سے لذت گیر نہ ہوں اور فانی لذتوں پر بھی فریفتہ نہ ہوں۔ اور موت اور احوالِ آخرت کی طرف متوجہ رہیں اور دنیا میں بقدر ضرورت مشغول ہوں اور سارے اوقات تیاری آخرت کے کاموں سے آباد رکھیں حاصل کلام یہ کہ دل ماسوا کی گرفتاری سے آزاد ہونا چاہیئے اور ظاہر احکام شرعیہ سے مزین وآراستہ رہنا چاہیئے۔

کار ایں است وغیر ایں ہمہ ہیچ

﴿دفتر دوم مکتوب ۳۱﴾

Marfat.com

# نصائح

بِسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم ؕ

نَحمدہ، ونُصلّی علیٰ رَسُولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ اصحابہ اجمعین

﴿۱﴾

دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اس شخص پر افسوس ہے جس نے اس میں کچھ نہ بویا اور زمین استعداد کو خالی رکھا اور تخم اعمال کو ضائع کر دیا۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۳﴾

﴿۲﴾

کام کا دارومدار دل پر ہے اگر دل حق سبحانہ، تعالیٰ کے غیر کے ساتھ گرفتار ہے تو خراب اور ابتر ہے۔ صرف ظاہری اعمال اور رسمی عبادتوں سے کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ دل کو غیر حق تعالیٰ کی طرف توجہ سے سالم و محفوظ رکھنا اور اعمال صالحہ جو بدن سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن کے ادا کرنے کا شرعاً حکم ہے دونوں درکار ہیں۔ اعمال صالحہ بدنیہ کی بجاآوری کے بغیر دل کی سلامتی کا دعویٰ باطل ہے جس طرح اس جہاں میں بدن کے بغیر رُوح غیر متصور ہے قلبی احوال کا حصول بھی بدنی اعمال صالحہ کے بغیر محال ہے۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۹﴾

Marfat.com

﴿۳﴾

جنت میں داخلہ اور دوزخ سے بچنا شریعت پر عمل کرنے سے ہوگا۔ انبیاء کرام صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیماتہ علیہم جو افضل اور بہترین کائنات ہیں انہوں نے شریعت کی ہی لوگوں کو دعوت دی اور نجات بھی اس شریعت پر ہی موقوف ہے۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۴۸﴾

﴿۴﴾

ظاہری دولت در حقیقت یہ ہے کہ انسان کا ظاہر احکام شرعیہ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ سے آراستہ ہو۔ اور معنوی سعادت یہ ہے کہ بندے کا باطن حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے ماسویٰ کی گرفتاری سے نجات یافتہ ہو۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۴۹﴾

﴿۵﴾

چند روزہ زندگی کو حق سبحانہٗ تعالیٰ کے پسندیدہ کاموں میں صرف کرنا چاہیئے۔ وہ کیا زندگی اور کیا عیش ہے اگر بندے کا مالک و مولیٰ اس کے اعمال وافعال کی بنا پر اس سے ناراض ہو۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بندے کے جزی و کلی حالات سے واقف و آگاہ ہے اور حاضر و ناظر ہے۔ ایسی عظیم و برتر ہستی کے سامنے افعال قبیحہ کا مرتکب ہونا بڑے شرم کی بات ہے۔

مثال کے طور پر لوگوں کو اگر یہ معلوم ہو کہ کوئی شخص ان کے عیوب و ناپسندیدہ افعال پر مطلع ہو جائے گا تو ایسی صورت میں کوئی ناشائستہ حرکت

Marfat.com

کرنے کو ہر گز تیار نہیں ہوتے اور نہیں چاہتے کہ ان کے بُرے اعمال سے آگاہ ہو۔ تو کیا مصیبت ہے کہ حق سبحانہ' تعالیٰ کے علم و اطلاع کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ کیا اسلام ہے کہ حق سبحانہ' و تعالیٰ کا اس بندے کے برابر بھی لحاظ اور اعتبار نہیں۔ نعوذ باللّٰہ سبحانہ' من شرور انفسنا ومن سئیات أعمالِنا.

﴿دفتر اوّل مکتوب ۷۸﴾

﴿۶﴾

وہ چیز جو ہم اور تم سب پر لازم ہے یہ ہے کہ غیرِ حق سبحانہ' تعالیٰ سے اپنے دل کو محفوظ رکھا جائے اور یہ سلامتی اس وقت میسر آتی ہے جب کہ غیر حق تعالیٰ کا دل پر گزر نہ رہے۔ غیر حق کا دل پر نہ گزرنا غیر حق کے نسیان اور بھول جانے پر مبنی ہے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۸۲﴾

﴿۷﴾

خُدا تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے کہ بندہ ایمان اور نیکی میں اپنی جوانی کے سیاہ بال سفید کرلے حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں وارد ہے۔

من شاب شیبة الاسلام غفرله'

جو شخص اسلام کی پابندی میں بوڑھا ہوا۔ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ جانب اُمید کو ترجیح دیں اور مغفرت کا ظن غالب رکھیں۔ کیونکہ جوانی میں خوف زیادہ درکار ہے اور بڑھاپے میں رجا اور اُمید کا غلبہ زیادہ ہونا چاہیئے۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۸۸﴾

Marfat.com

﴿۸﴾

جو نصیحت محبوں اور مخلصوں کو کی جاتی ہے سب کی سب یہی ہے کہ مکمل طور پر پوری توجہ اور رجوع جناب قدس خداوندی عزّ شانہ کیطرف میسر آنا چاہیۓ اور غیر حق سے اعراض حاصل ہونا چاہیۓ۔

کار ایں است غیر ایں ہمہ ہیچ

کرینکا کام یہی ہے اس کے سوا سب ہیچ۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۹۰﴾

﴿۹﴾

اے فرزند آج جبکہ فرصت کا وقت ہے اور سکون و دلجمعی کے تمام اسباب میسر ہیں ٹال مٹول اور تاخیر کی کوئی گنجائش نہیں۔ زندگی کے بہترین اعمال یعنی اپنے مالک و مولیٰ تعالیٰ و تقدس کی طاعت و عبادت میں کرنا چاہیۓ۔

﴿۱۰﴾

موسم جوانی میں جو نفسِ امارہ کی سلطانی کا زمانہ ہے اور شیطان لعین کے غلبے کا وقت ہے تھوڑے عمل کو زیادہ ثواب کے ساتھ قبول فرماتے ہیں۔ اور کل جب ازدل عمر تک پہنچادیں گے اور حواس و قوی سُست ہو چکے ہوں گے اور سکون و دلجمعی کے اسباب منتشر ہو جائیں گے حسرت و پشیمانی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا اور بہت ممکن ہے کہ کل بڑھاپے کے وقت تک فرصت نہ دیں اور ندامت پشیمانی کی فرصت جو ایک طرح کی توجہ سے میسر نہ آئے اور ابدی عذاب و دائمی سزا جس کے متعلق پیغمبر صادق علیہ من الصلوٰت افضلھا

Marfat.com

ومن التسلیماتِ اکملها نے خبر دی ہے اور نافرمان لوگوں کو ڈرایا ہے اور درپیش ہے اس سے ضرور دوچار ہونا پڑے گا۔ آج شیطان مردود خدا تعالیٰ جل سُلطانہ کے کرم کا دھوکا دے کر مداہنت میں ڈالتا ہے اور خُدائے سبحانہ' کے عفو کا بہانہ کر کے گناہوں کا ارتکاب کراتا ہے۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۹۶﴾

﴿۱۱﴾

گناہوں کی تاریکی اور آسمان سے نازل شُدہ احکام خداوندی سے لاپرواہی کرنے والا کیسے کہہ سکتا ہے کہ وہ دنیا سے نور ایمان سلامتی سے لے جائے گا علماء دین نے فرمایا ہے کہ گناہ صغیرہ پر اصرار گناہِ کبیرہ تک پہنچا دیتا ہے اور گناہِ کبیرہ پر اصرار کفر تک لے جاتا ہے۔ عیاذ باللہِ سبحانہ'

﴿دفتر اوّل مکتوب ۹۶﴾

﴿۱۲﴾

دنیا کا قیام بہت تھوڑے عرصہ کیلئے ہے اور عذابِ آخرت بہت سخت اور دائمی ہے عقل دور اندیش کو کام میں لانا چاہیئے اور اس دنیا کی بے حلاوت تروتازگی سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ اگر دنیاداری کیوجہ سے کسی کی عزّت و آبرو ہوتی ہو تو کفار دنیادار سب سے زیادہ صاحب عزّت ہوتے۔ ظاہر دنیا پر فریفتہ ہونا بے عقلی ہے۔ چند روزہ فرصت کو غنیمت جاننا چاہیئے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کے کاموں میں کوشش کرنی چاہیئے۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۹۸﴾

Marfat.com

﴿۱۳﴾

خوابِ خرگوش کب تک۔ آخر ذلت ور سوائی کا مُنہ دیکھنا پڑیگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: أفحسبتم أنّما خلقْنا کم عَبَثاً و أنّکم الینا لا ترجَعُونْ

﴿سورہ المومنون پارہ ۱۸﴾

کیا تمہارا گمان یہ ہے کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور تم ہماری بارگاہ میں لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ ﴿دفترِ اوّل مکتوب ۹۸﴾

﴿۱۴﴾

فرزند ارشد اس کمینی اور مبغوض دنیا پر خوش نہ ہو۔ جنابِ قدس خداوندی جل سلطانہ کی طرف دائمی توجہ کے سرمایہ کو ہاتھ سے نہ جانے دے اور اس بات کا خیال کرے کہ کیا چیز فروخت کر رہا ہے اور کیا خرید رہا ہے۔ آخرت کو دنیا کے بدلے میں دے دنیا اور مخلوق میں الجھ کر حق سبحانہ سے کٹ جانا بے وقوفی اور بے عقلی ہے۔ ﴿دفترِ اوّل مکتوب ۱۳۸﴾

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل سچ فرمایا ہے:

حبّ الدُنیا أسُ کلّ خطیئة.

﴿مشکوٰة شریف بحوالہ رزین اور بیہقی شریف﴾

دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔

اللہ سبحانہ، ہمیں اور تمہیں دنیا اور دنیا کے چاہنے والوں کی محبت اور ان سے میل جول اور ان کی دوستی سے نجات عطا فرمائے کیونکہ دنیا کی محبت زہر

Marfat.com

قاتل، ہلاک کرنے والا مرض، بلائے عظیم اور عام پھیلنے والی بیماری ہے۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۱۷۱﴾

﴿۱۵﴾

حدیث شریف میں آیا ہے:

من حُسنِ اسلامِ المرءٔ اشتغاله بما یعنیه و اعرضه عمّا لا یعنیه ط

انسان کے حُسن اسلام کی علامت یہ ہے کہ وہ با مقصد کاموں میں مشغول ہو اور بے مقصد کاموں سے اعراض کرے۔

لہٰذا اوقات کی محافظت کے بغیر چارہ نہیں بے فائدہ کاموں میں وقت ہر گز ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ شعر خوانی اور قصہ گوئی کو دشمن کا حصہ قرار دے کر خاموشی اور باطنی نسبت کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۱۷۶﴾

﴿۱۶﴾

موسم جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے علوم شرعیہ کی تحصیل اور ان کیمطابق عمل میں مشغول رہیں اور اس بات کا اہتمام کریں کہ قیمتی عمر بے فائدہ اور لایعنی کاموں میں صرف نہ ہو اور لہو ولعب میں ضائع نہ ہو۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۱۷۹﴾

﴿۱۷﴾

سعادت مند وہ ہے جس کا دل دنیا سے سرد اور حق سبحانہ' تعالیٰ کی محبت سے گرم ہو دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے اور اسے چھوڑ دینا تمام عبادتوں کا

Marfat.com

سر ہے۔ دنیا حق تعالیٰ کو بہت ہی ناپسند ہے جب سے اس نے اسے پیدا کیا ہے ایک بار بھی نظر شفقت سے اس کی طرف نہیں دیکھا اور دنیا کے طالب دور کر دینے اور نفرت کے لائق ہیں اور اس نفرت و دوری کے داغ سے داغدار ہیں۔ حدیث میں ہے :

الدنیا ملعونۃ وملعون مافیھا الاّ ذکر اللّٰہ.

﴿ترمذی وابن ماجہ﴾

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے۔

جب ذاکر لوگ بلکہ ان کے ذراتِ وجود اللہ سبحانہ' کے ذکر سے پر ہیں تو حق تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اس وعید سے خارج ہیں وہ اہل دنیا میں شمار نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ دنیا اس چیز کا نام ہے جو دل کو حق سبحانہ' سے روکے اور اس کے غیر سے مشغول کرے وہ چیز مال و اسباب کے قبیلہ سے ہو خواہ مرتبہ اور سرداری کی طلب اور خواہ ننگ و ناموس ہو۔

فاعرض عمّن تولّی عن ذکرنا

اس شخص سے روگردانی کرو جو ہمارے ذکر سے پھر چکا ہو۔

﴿۱۸﴾

حق تعالیٰ نے دنیا کو آخرت کی کھیتی بنایا ہے۔ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جو سب کا سب بیج کھا جائے اور استعداد کی زمین میں نہ ڈالے اور ایک دانہ

Marfat.com

سے سات سودا نے نہ بنائے۔ اور اس دن کے لئے کہ بھائی بھائی سے بھاگے گا اور ماں بیٹے کی خبر نہ لے گی، کچھ ذخیرہ نہ کرے ایسے شخص کو دنیاو آخرت کا خسارہ حاصل ہے اور سوائے حسرت و ندامت کے کچھ فائدہ نہیں۔ نیک بخت لوگ دنیا کی فرصت کو غنیمت جانتے ہیں۔ نہ اس غرض کیلئے کہ دنیا کی لذتوں اور نعمتوں سے عیش و عشرت حاصل کریں جو باوجود اس قدر سختیوں اور تکلیفوں کے ناپائیدار اور بے ثبات ہے بلکہ اس غرض کیلئے کہ اس فرصت میں کاشتکاری کریں اور نیک عمل کے ایک دانہ سے "واللہ یضاعف یشاء" کے بموجب بے نہایت ثمرات حاصل کریں۔ یہی وجہ ہے کہ چند روزہ اعمال صالحہ کی جزا ہمیشہ کا آرام مقرر فرمایا ہے۔

واللّٰہُ ذوالفضل العظیم. اللہ بڑے فضل والا ہے۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۱۴﴾

﴿۱۹﴾

زندگی کی فرصت بہت تھوڑی ہے اور ہمیشہ کا عذاب اس پر آنیوالا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ کوئی اس فرصت کو بیہودہ امور کے حاصل کرنے میں صرف کرے اور ہمیشہ کا رنج والم خریدے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۲۶﴾

﴿۲۰﴾

چرب و شیریں نعمتوں پر فریفتہ نہ ہو جاؤ قیمتی اور آراستہ کپڑوں پر دھوکہ نہ کھاجاؤ۔ ان کا نتیجہ دنیاو آخرت میں حسرت و ندامت کے سوا کچھ نہیں۔ اہل

Marfat.com

عیال کی رضامندی کیلئے اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا اور آخرت کا عذاب اختیار کرنا عقل دور اندیش سے دور ہے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۲۶﴾

﴿۲۱﴾

اے بھائی دنیا بے وفائی میں ضرب المثل ہے اور اہل دنیا خست و کمینہ پن میں مشہور ہیں۔ پھر بڑے افسوس کی بات ہے انسان اپنی قیمتی عمر کو اس بے وفا اور کمینی کے لئے خرچ کرے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۲۶﴾

﴿۲۲﴾

اس کمینی دنیا کی محبت دور کرنے کا علاج امور آخرت میں رغبت کرنے اور شریعت روشن کے احکام بجالانے پر وابستہ ہے۔ حق تعالیٰ نے دنیا کی زندگی کو پانچ بلکہ چار چیزوں پر منحصر کیا ہے اور فرمایا ہے:

انّماالحیاۃ الدنیا لَعِب" ولَھْو" وزینۃ" وتفاخُر"بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد. ﴿سورہ حدید﴾

دنیا کی زندگی کھیل کود اور زینت اور باہم فخر کرنا اور مال و اولاد میں زیادتی کرنا ہے۔ بس جب عمل صالح میں مشغول ہوں تو جزِ اعظم لعب و لھو ہی کم ہونے لگتا ہے۔ اور ریشم و چاندی سونے کے استعمال سے جن پر عمدہ اور اعلیٰ زیب و زینت کا مدار ہے پرہیز کرنے لگتے ہیں۔ اور دوسرا جز جو زینت ہے زائل ہونے لگتا ہے اور جب یقین ہو جائے کہ اللہ کے نزدیک فضیلت و بزرگی پرہیز گاری اور تقویٰ سے ہے نہ حسب و نسب سے تو فخر کرنے سے باز آتے ہیں اور

Marfat.com

جب جانیں کہ مال واولاد حق تعالیٰ کے ذکر سے مانع ہیں اور اسکی بارگاہ سے روکتے ہیں تو انکے زیادہ حاصل کرنے سے کوتاہی کرتے ہیں اور ان کے بڑھانے کو معیوب جانتے ہیں۔ غرض

ما اٰتکم الرسُولُ جَخُذُوہُ وما نھاکُمْ عنْہُ فانتھو کیلا یَضُرّکم شیءٌ“ ط

جو کچھ رسُول تمہارے پاس لایا اس کو پکڑ لو اور جس سے اس نے منع کیا ہے ہٹ جاؤ تاکہ تمہیں کوئی چیز ضرر نہ دے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۳۲﴾

﴿۲۳﴾

شریعت خواہشاتِ نفسانی کو دور کرنے اور تاریک و غلط رسُوم کو دفع کرنے کیلئے وارد و نازل ہوئی ہے اس لئے نفس کی طبیعت کا تقاضا یا حرام کا ارتکاب ہوتا ہے یا فضول کا اختیار کرنا، جو انجام کار حرام تک پہنچا دیتا ہے۔ پس حرام اور فضول سے بچنا عین مخالفتِ نفس ہے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۸۶﴾

Marfat.com

# پرہیز گاری

﴿۱﴾

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے میرے بندے تو میرے فرائض ادا کر تو سب سے زیادہ عبادت گزار ہو گا اور تو میرے نواہی سے باز آجا تو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو گا اور تو میرے دیئے ہوئے رزق پر صبر کر تو سب سے زیادہ غنی ہو گا۔

پیغمبر خدا ﷺ نے حضرت ابوہریرہ سے فرمایا:

تو پرہیز گار بن جا تو سب سے زیادہ عبادت گزار ہو گا۔

﴿دفتر دوم مکتوب ٦٦﴾

﴿۲﴾

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کل کو اللہ تعالیٰ کے ہمنشیں پرہیز گار اور زاہد لوگ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی کہ پرہیز گاروں کو جتنا میرا قرب حاصل ہو گا اتنا کسی کو نہ ہو گا۔

﴿دفتر دوم مکتوب ٦٦﴾

Marfat.com

﴿۳﴾

جب تک آدمی اپنے اوپر دس چیزوں کو فرض نہ کرے اس کی پرہیزگاری پوری نہیں ہوتی:

۱۔ اپنی زبان کو غیبت سے بچائے۔

۲۔ بُرے گمان سے پرہیز کرے۔

۳۔ ٹھٹھے اور مذاق سے بچے۔

۴۔ حرام چیزوں سے اپنی نگاہ بند رکھے۔

۵۔ سچ بولے

۶۔ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے احسانات سمجھے تاکہ وہ مغرور نہ ہو جائے۔

۷۔ اپنے مال کو حق میں خرچ کرے باطل میں خرچ نہ کرے۔

۸۔ اپنے لئے بلندی اور بڑائی طلب نہ کرے۔

۹۔ نمازوں کی حفاظت کرے۔

۱۰۔ سنت اور جماعت پر استقامت رکھے۔

﴿دفتر دوم مکتوب ٦١﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَلاكُ دِينكم الوَرْعُ

تمہارے دین کا سب کچھ پرہیزگاری ہے۔

﴿دفتر دوم مکتوب ٨١﴾

Marfat.com

# نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع

﴿۱﴾

پیدائش انسانی سے مقصود وظائف بندگی کا ادا کرنا ہے اور جناب حق سبحانہ' وتعالیٰ کی طرف دوام توجہ ہے اور یہ معنی سیداوّلین وآخرین علیہ من الصلوٰۃ اتمّہا ومن التحیات الکملہا کی کامل اتباع کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۱۱۰﴾

﴿۲﴾

آپ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کی اتباع کا ایک ذرّہ تمام دینوی لذّتوں اور اُخروی نعمتوں سے کئی درجے بہتر ہے۔ فضیلت روشن سنت کی متابعت کے ساتھ وابستہ ہے اور بزرگی آپ کی شریعت کی بجاآوری کے ساتھ مربوط ہے۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۱۱۴﴾

﴿۳﴾

دنیا کا سامان دھوکا ہی دھوکا ہے اور معاملہ اخروی پر ابدی جزا مرتب ہوگی۔ چند روز زندگی اگر سیّد الاولین والآخرین علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والتسلیمات کی متابعت میں بسر ہو تو نجاتِ ابدی کی اُمید ہے۔ ورنہ کوئی بھی ہو اور کیسا ہی ہو اچھا عمل کیوں نہ ہو سب ہیچ اور بیکار ہے۔

محمد عربی کابروئے ہر دوسرا است

کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سرِ اوست

Marfat.com

محمد عربی ﷺ جو دونوں جہاں کی عزت و آبرو ہیں جو آپ کے دروازے کی خاک نہیں بنتا اس کے سر پر خاک پڑے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۱۶۵﴾

﴿۴﴾

اے فرزند جو کچھ کل کام آئے گا وہ صاحبِ شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کی متابعت ہے۔ تم پر حضور اور آپ کے خلفائے راشدین علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی متابعت اختیار کرنا لازم ہے اور قولاً عملاً اعتقاداً حضور کی شریعت کی مخالفت سے بچنا کیونکہ آپ کی متابعت سراسر برکت ہے اور آپ کی مخالفت نحوست و بربادی ہے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۱۸۴﴾

﴿۵﴾

آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سیّد الاوّلین و آخرین ﷺ کی متابعت پر وابستہ ہے۔ آپ ہی کی متابعت سے حق تعالیٰ کی محبوبیت کے مقام میں پہنچتے ہیں۔ آپ کے کامل تابعداروں کی بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح فرماتے ہیں اور اولوالعزم پیغمبر آپ کی متابعت کی آرزو کرتے ہیں اگر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے زمانہ میں زندہ ہوتے تو آپ ہی کی تابعداری کرتے اور عیسیٰ روح اللہ کے نازل ہونے اور حضرت حبیب خدا ﷺ کی متابعت کرنے کا قصہ مشہور و معلوم ہے۔ آپ کی اُمت آپ کی متابعت کے سبب خیر الامم ہوئی اور اس میں اکثر اہل جنت ہیں۔ قیامت کے دن آپ کی تابعداری کی بدولت تمام اُمتوں سے پہلے آپ کے اُمتی بہشت میں جائیں گے

Marfat.com

اور نازو نعمت حاصل کریں گے پس آپ کو لازم ہے کہ آنحضرت ﷺ کی متابعت اور سنت کو لازم پکڑیں اور شریعتِ حقہ کے موافق اعمال بجالائیں۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۴۹﴾

﴿۶﴾

محبوب رب العالمین علیه وعلی آلہٖ من الصلوٰۃ افضلها ومن التسلیمات اکملها کی اتباع اور پیروی کے بغیر عذاب اُخروی سے خلاصی اور نجات ناممکن ہے۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۸۷﴾

Marfat.com

# وضو

﴿۱﴾

وضو کامل اور پورے طور پر کرنے سے چارہ نہیں ہے۔ ہر عضو کو تین بار تمام و کمال طور پر دھونا چاہیئے تاکہ وضو بروجہ سنت ادا ہو اور سر کا مسح بالاستیعاب ﴿یعنی سارے سر کا مسح﴾ کرنا چاہیئے۔ کانوں اور گردن کے مسح میں احتیاط کرنی چاہیئے۔ بائیں ہاتھ کی خنصر یعنی چھنگلی سے پاؤں کی انگلیوں کے نیچے کی طرف سے خلال کرنا لکھا ہے اس کی رعایت رکھیں اور مستحب کے بجالانے کو تھوڑا نہ جانیں۔ مستحب اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور دوست ہے۔ اگر تمام دنیا کے عوض اللہ تعالیٰ کا ایک پسندیدہ فعل معلوم ہو جائے اور اس کے مطابق عمل میسر آجائے تو بھی غنیمت ہے۔ اس کا بعینہٖ یہی حکم ہے کہ کوئی خزف ریزوں یعنی ٹھیکروں سے قیمتی موتی خریدے۔ یا بیہودہ اور بے فائدہ جماد سے روح حاصل کرے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۶۶﴾

Marfat.com

# آذان

جاننا چاہیئے کہ اذان میں سات کلمات ہیں :

۱۔ اَللهُ اکبر، یعنی اللہ تعالیٰ اس سے بلند تر ہے کہ اسے کسی عبادت کرنے والے کی عبادت کی حاجت ہو۔ یہ کلمہ اس عظیم الشان معنی کی تاکید کیلئے چار دفعہ تکرار کے ساتھ آیا ہے۔

۲۔ أشهدُاَن لاَإله إلاّ اللّهُ، یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت کبریائی اور لوگوں کی عبادت سے بے نیاز ہونے کے باوجود عبادت کا مستحق صرف وہی ہے۔

۳۔ أشهدانّ مُحمّداً رَسُولُ اللّهِ، یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرت علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام اللہ سُبحانہ' کے رسول اور اس کی جانب سے طریقِ عبادت کے مبلغ اور بتانے والے ہیں تو اس واجب تعالیٰ کی ذات کے لائق صرف وہی عبادت ہو گی جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جہت تبلیغ و رسالت سے ماخوذ ہو۔

۴۔ حَیّ علی الصلوۃ

۵۔ حَیّ علی الفلاح، یہ دونوں کلمے نمازی کو فلاح اور نجات سے ہمکنار کرنے والی نماز کی طرف بُلانے کے لئے ہیں۔

۶۔ اللّهُ اکبر، یعنی اللہ تعالیٰ اس سے برتر ہے کہ کسی کی عبادت اس کی جناب قدس کے لائق ہو۔

Marfat.com

۷۔ لاإله الا اللهُ، یعنی لامحالہ صرف اللہ تعالیٰ مستحق عبادت ہے اگرچہ کسی سے ایسی عبادت نہیں ہو سکتی جو اس کی جنابِ قدس کے لائق ہو۔ شان نماز کی بزرگی ان کلمات سے معلوم کرنی چاہیئے جو نماز سے آگاہ کرنے کے لئے متعین کیئے ہیں۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۳۰۳﴾

Marfat.com

# نماز

فرائض اگرچہ سب کے سب اصلی قرب بخشتے ہیں لیکن ان میں افضل واکمل نماز ہے۔ حدیث

الصلوٰۃ معراج المومنین.

نماز مومنوں کا معراج ہے۔

اور سُنا ہو گا

اقربُ مایکون العبد من الرّب فی الصلوٰۃ.

﴿مسلم، نسائی، ابو داؤد﴾

بندے کو رب سے زیادہ قرب نماز میں ہوتا ہے۔

وہ وقت خاص جو حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل تھا۔ جس کی تعبیر "لی مع اللہِ" وقت سے کی ہے فقیر کے نزدیک نماز میں ہی ہوا ہے۔ نماز ہی گناہوں کا کفارہ ہے۔ نماز ہی فحشاء و منکر سے روکتی ہے وہ نماز ہی ہے جس میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی راحت ڈھونڈتے تھے جیسے کہ آپ نے فرمایا:

أرِحْنِی یَا بِلَالُ.

اے بلال مجھے آرام دے۔

اور نماز ہی دین کا ستون ہے اور نماز ہی کفر و اسلام کے درمیان فرق ہے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۶۰﴾

نمازی جو نماز کی حقیقت سے آگاہ ہے، نماز کے ادا کرنے کے وقت گویا

Marfat.com

عالم دنیا سے باہر نکل جاتا ہے اور عالم آخرت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس دولت سے جو آخرت سے مخصوص ہے حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

کمال طہارت اور کامل وضو کے بعد نماز کا قصد کرنا چاہیئے جو مومن کا معراج ہے اور کوشش کرنا چاہیئے کہ فرض نماز جماعت کے بغیر ادا نہ ہونے پائے بلکہ امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ ترک نہ کرنی چاہیئے اور نماز کو مستحب وقت میں ادا کرنا چاہیئے اور قرأت میں قدس مسنون کو مد نظر رکھنا چاہیئے اور رکوع و سجود میں طمانیت ضروری ہے۔ اور قومہ میں اس طرح کھڑا ہونا چاہیئے کہ تمام بدن کی ہڈیاں اپنی اپنی جگہ پر آجائیں اور سیدھا کھڑا ہونے کے بعد طمانیت درکار ہے۔ ایسا ہی جلسہ میں جو دو سجدوں کے درمیان ہے درست بیٹھنے کے بعد اطمینان ضروری ہے جیسے کہ قومہ میں۔

رکوع و سجود کی کمتر تسبیحیں تین بار ہیں اور زیادہ سے زیادہ سات بار یا گیارہ بار ہیں اور امام کی تسبیح مقتدیوں کے حال کے موافق ہے۔ شرم کی بات ہے انسان اکیلا ہونے کی حالت میں باوجود طاقت کے، اوّل تسبیحات پر کفایت کرے اگر زیادہ نہ ہو سکے تو پانچ بار یا سات بار تو کہے۔

سجدہ کرتے وقت اوّل وہ اعضاء زمین پر رکھے جو زمین کے نزدیک ہیں پس اوّل دونوں زانو زمین پر رکھے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور زانو اور ہاتھ رکھنے کے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیئے اور سر کے اُٹھانے کے وقت اول ان اعضاء کو اُٹھانا چاہیئے جو آسمان سے نزدیک ہیں پس پہلے پیشانی اُٹھانی

Marfat.com

چاہیئے۔

قیام کے وقت اپنی نظر کو سجدہ کی جگہ پر اور رکوع کے وقت اپنے پاؤں پر اور سجدہ کے وقت نوک بینی پر اور جلوس کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں پر یا دونوں بغلوں کی طرف رکھنا چاہیئے۔ جب نظر کو پراگندہ ہونے سے روک رکھیں اور مذکورہ بالا جگہوں پر لگائے رکھیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ نماز جمعیت کے ساتھ میسر ہو گئی اور خشوع والی نماز حاصل ہو گئی جس طرح نبی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے اور ایسے ہی رکوع کے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا کھلا رکھنا اور سجود کے وقت انگلیوں کا ملانا سنت ہے اس کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ انگلیوں کا کھلا رکھنا بے تقریب اور بے فائدہ نہیں۔ صاحبِ شرع نے اس میں کئی قسم کے فائدے ملاحظہ کر کے اس پر عمل کیا ہے ہمارے لئے صاحب شریعت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت کے برابر کوئی فائدہ نہیں۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۶۶﴾

پانچ ارکان اسلام پورے طور پر ادا ہو جائیں نجات و فلاح حاصل ہو جائے گی کیونکہ یہ پانچ ارکان اعمال صالحہ بھی ہیں اور سیات و منکرات سے باز بھی رکھتے ہیں۔ آیہ کریمہ

إن الصلوٰة تنهىٰ عن الفحشاء والمنكر

بے شک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

اس معنی کی گواہ ہے۔ اور جب ان پانچ بنائے اسلام کے ادا کرنیکی توفیق

Marfat.com

میسر آگئی تو اُمید ہے کہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا ہو گیا اور جب شکر ادا ہو گیا تو عذاب سے نجات حاصل ہو گئی۔

**مایفعل اللّٰہُ بعذابکم إن شکَرْتُم وَاٰمَنْتُمْ.**

اللہ تعالیٰ تمہیں کیوں عذاب دے گا اگر تم شکر گذار بنو اور ایمان لاؤ۔

اس لئے ان پانچ ارکان کی بجا آوری میں جان و دل سے کوشش کرنی چاہیئے۔ خاص کر نماز قائم کرنے میں۔ کیونکہ یہ دین کا ستون ہے۔ حتی المقدور اس کے کسی مستحب کے چھوڑنے پر راضی نہ ہوں اگر نماز مکمل کر لی تو اسلام کا رکن اعظم ہاتھ آگیا۔ اور نجات کے لئے مضبوط رسی ہاتھ آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمانیوالا ہے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۳۰۴﴾

اے عزیز! جان لے کہ نماز میں تکبیر اولیٰ خدا تعالیٰ و تقدس کی عابدوں کے عبادت اور نمازیوں کی نماز سے بے نیازی اور شانِ کبریائی کی طرف اشارہ ہے۔ اور وہ تکبیریں جو ارکانِ اسلام کے بعد ہیں وہ جناب قدس خداوندی کی عبادت کے لئے ہر رکن کے ادا کرنے کی عدم لیاقت کے رموز و اشارات ہیں۔ رکوع کی تسبیح میں جب کہ تکبیر کے معنیٰ ملحوظ تھے اس لئے رکوع کے آخر میں تکبیر کہنے کا حکم نہ فرمایا۔ بخلاف دو سجدوں کے کہ ان کی تسبیحات کے باوجود ان کے اوّل و آخر میں تکبیر کہنے کا فرمایا۔ تاکہ کوئی شخص اس وہم میں نہ پڑے کہ سجدے میں جو نہایت پستی اور بہت عاجزی سے عبادت ہے اور نہایت تذلیل و انکسار ہے حق عبادت ادا ہو جاتا ہے۔ اور اس وہم کو دور کرنے کے لئے سجدے

Marfat.com

کی تسبیح میں لفظ اعلیٰ بھی اختیار فرمایا اور تکرارِ تکبیر بھی مسنون قرار پایا۔ اور چونکہ نماز مومن کی معراج ہے اس لئے نماز کے آخر میں ان کلمات کے پڑھنے کا حکم فرمایا جن کلمات سے حضور نبی اکرم علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام شبِ معراج مشرف ہوئے تھے۔ لہٰذا نمازی کو چاہیئے کہ نماز کو اپنا معراج بنائے اور نہایت قرب نماز میں تلاش کرے۔ حضور نبی اکرم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اقرب مایکون العبد من الرّب فی الصلوٰۃ

بندے کو اپنے پرروردگار کا بہت زیادہ قرت نماز میں نصیب ہوتا ہے اور نمازی چونکہ رب تعالیٰ عزّوجلّ شانہ' سے راز و نیاز میں مصروف ہوتا ہے اور اس کی بلند ذات کی عظمت و جلال کے مشاہدے میں ہوتا ہے اس لئے ادائے نماز کا وقت وہ مقام ہے کہ اس میں خوف اور ہیبت پیدا ہو۔ اسی لئے نماز کی تسکین کے لئے نماز کا اختتام دونوں طرف سلام سے فرمایا۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۳۰۴﴾

اور وہ جو حدیثِ نبوی علیہ علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام میں آیا ہے کہ نمازی فرض نماز کے بعد سو دفعہ سبحان اللّٰہ، الحمد للّٰہ، اللّٰہ اکبر اور کلمہ لاالٰہ الا اللّٰہ پڑھے۔ فقیر کے علم میں اس کا راز یہ ہے کہ ادائے نماز میں جو کوتاہی اور کمی واقع ہوتی ہے اس کا تدارک تسبیح و تکبیر سے کرنا چاہیئے اور نالائقی اور اپنی عبادت کے ناتمام ہونے کا اعتراف کرنا چاہیئے۔ اور چونکہ عبادت کی ادائیگی اس

بلند ذات کی توفیق سے میسر آئی ہے لہٰذا اس نعمت کا شکر الحمدللہ کے وظیفے سے بجالانا چاہیئے۔ اور عبادت کا مستحق اس کے سوا کسی کو نہیں جاننا چاہیئے۔

اُمید ہے کہ جب نماز کی ادائیگی شرائط و آداب کے ساتھ واقع ہو گی اور اس کے بعد کوتاہی کی تلافی اور نعمت توفیق کا شکر اور اس بلند ذات کے غیر کے مستحق عبادت ہونیکی نفی ان کلمات طیبہ کے ذریعے خلوص قلب کے ساتھ کی جائے گی تو وہ نماز خداوند تعالیٰ جل سلطانہ' کی بارگاہ میں قبولیّت کے لائق ہو جائے گی اور ایسی نماز ادا کرنیوالا، فلاح پانے والا نمازی قرار پائے گا۔ اے اللہ بحرمت سیدّ المرسلین علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات مجھے فلاح پانے والے نمازیوں میں سے کردے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۳۰۴﴾

Marfat.com

# نماز کی تکمیل

بسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدُلِللّٰہِ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

﴿۱﴾

جان لے کہ نماز کا ٹھیک ہونا اور اس کا کمال فقیر کے نزدیک فرائض، واجبات، سُنن اور مستبحاتِ نماز کا اس طرح بجا لانا ہے جس طرح فقہ کی کتابوں میں تفصیل سے آچکا ہے۔ ان چار امور کے علاوہ کوئی اور ایسا امر نہیں جس کا نماز کے کامل ہونے میں دخل ہو۔ نماز میں خشوع و خضوع بھی نہیں چار امور میں درج ہے اور حضورِ قلب بھی نہیں چار امور سے وابستہ ہے۔

ایک گروہ نے ان امور کے صرف علم پر کفایت کی ہے اور عمل میں سستی اور کاہلی میں پڑکر کمالات نماز سے تھوڑا سا حصہ حاصل کرتے ہیں۔

ایک دوسرے گروہ حق سبحانہ' کی طرف صرف حضور قلب کا اہتمام کر کے ظاہری اعضاء سے تعلق رکھنے والے مستحبات کا خیال کم کرتے ہیں اور صرف فرائض وسُنن پر اکتفا کرتے ہیں یہ لوگ بھی حقیقت نماز سے آگاہ نہیں ہو سکے۔ کیونکہ نماز کے کمال کو غیر نماز میں تلاش کرتے ہیں۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۳۰۵﴾

﴿۲﴾

اور جو حدیث میں آیا ہے کہ

**لاصلوٰۃ الاّ بحضور القلب**

نماز نہیں مگر حضور قلب سے

ممکن اس حدیث میں حضور قلب سے مراد ہو تا کہ ان چار امور سے کسی امر کے بجالانے میں فتور واقع نہ ہو۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۳۰۵﴾

Marfat.com

# رمضانُ المبارک

﴿۱﴾

**شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن ط**

رمضان المبارک وہ مہینہ ہے کہ اس میں قرآنِ حکیم کا نزول ہوا۔

اسی مناسبت کی وجہ سے یہ مہینہ تمام خیرات وبرکات کا جامع ہے۔ ہر طرح کی خیر وبرکت تمام سال میں جس کسی کو پہنچتی ہے جس راہ سے بھی پہنچتی ہے اس عظیم القدر ماہِ مبارک کی بے نہایت برکات کا ایک قطرہ ہے اگر اس ماہِ مبارک میں جمعیت نصیب رہی تو سارا سال جمعیت حاصل رہے گی اور اگر اس ماہِ مبارک میں پراگندگی رہی تو سارا سال پراگندگی پیچھا نہیں چھوڑے گی تو کتنا مبارک ہے وہ شخص جس کے پاس یہ مہینہ آیا اور اس سے راضی اور خوش گیا اور خرابی ہے اس شخص کے لئے جس سے یہ مہینہ ناراض گیا اور اس کی برکات سے محروم رہا قرآن مجید کے ختم کی سنت بھی اسی تعلق کی بناپر معلوم ہوتی ہے تاکہ تمام اصلی کمالات اور ظلی برکات میسر ہوں تو جس نے ان دونوں کو جمع کر لیا امید ہے کہ وہ اس کی برکات سے محروم نہیں رہے گا اور اس کی خیرات سے روکا نہیں جائے گا۔ وہ برکات جو اس مبارک مہینہ کے ایام سے متعلق ہیں اور وہ خیرات جو اس کی راتوں سے وابستہ ہیں کچھ اور ہیں۔ اسی راز کے باعث شاید یہ بات ہے کہ جلدی روزہ افطار کرنے کا حکم ہے اور سحری میں تاخیر کرنے سے متعلق

Marfat.com

وارد ہوا ہے تاکہ دن اور رات کے دونوں وقتوں کے اجزاء میں امتیاز و فرق حاصل ہو۔ ﴿دفتر اوّل﴾

﴿۲﴾

جاننا چاہیئے کہ ماہِ رمضان شریف بہت فضیلت والا ہے۔ نفلی عبادات نماز، ذکر، صدقہ وغیرہ جو اس ماہ میں ادا ہوں دوسرے ایام کے فرائض کے برابر ہیں اور اس مہینہ میں ایک فرض ادا کرنا دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کرنے کے برابر ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی کا روزہ افطار کرائے اسے بخش دیا جاتا ہے اور اس کی گردن کو آتشِ دوزخ سے آزادی مل جاتی ہے اور اسے اس روزہ دار کا اجر و ثواب عطا ہوتا ہے۔ بغیر اس کے کہ خود اس روزہ دار کا ثواب کم ہو۔

اسی طرح جو شخص اس ماہ میں اپنے غلاموں اور نوکروں سے کام لینے میں تخفیف کرے اللہ سبحانہ' وتعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔ اور اسے آتشِ دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور رمضان شریف کے مہینے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ ہر قیدی کو آزاد کر دیتے تھے اور جو چیز بھی کوئی آپ سے مانگتا اور سوال کرتا آپ اسے دیتے تھے۔ اگر کسی کو اس ماہ میں خیرات اور اعمال صالحہ کی توفیق مل گئی تو تمام سال اسے توفیق ملی رہے گی اور اگر یہ مہینہ تفرقہ اور پراگندگی میں گذرا تو سارا سال وہ تفرقے کا ہی شکار رہیگا۔

حتی المقدور جس قدر میسر آسکے اس ماہ میں جمعیت کے ساتھ کوشش

Marfat.com

کرنی چاہیئے اور اس مہینہ کو غنیمت جاننا چاہیئے۔

اس ماہ کی ہر رات میں ہزار شخص کو جو دوزخ کا مستحق ہوتا ہے آزادی ملتی ہے اس مہینہ میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ کر ڈال دیتے ہیں اور رحمت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔

افطار میں جلدی اور سحری کھانے میں دیر کرنا سنت ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میں مبالغہ کرتے تھے اور اس پر زور دیتے تھے شاید سحری میں تاخیر اور افطار میں جلدی کرنے میں اپنے عجز و محتاجی کا اظہار ہے جو مقام بندگی کے مناسب ہے۔

روزہ کھجور سے افطار کرنا سنت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام افطار کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

ذَهَبَ الظمأُ وَابتلَّتِ العُرُوقُ وثَبَتَ الأَجْرُ

إنشاء اللّٰهُ تعالیٰ

پیاس چلی گئی رگیں تر ہو گئیں اجر و ثواب ثابت ہو گیا انشاء اللہ تعالیٰ۔

ادائے تراویح، ختم قرآن اس ماہ میں مؤکدہ سنتوں میں سے ہیں اور بیشمار اچھے نتائج لاتا ہے۔ اللہ سبحانہٗ اپنے حبیب علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰت والتسلیمات والتحیات کی حرمت کے صدقے توفیق بخشے۔

Marfat.com

# توبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

الحمدُللّٰہِ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

﴿۱﴾

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

تُوبُوْاإلیٰ اللّٰہِ جَمِیْعاً أَیُّھاالمُوْمِنُونَ لَعَلَّکُمْ تُفلِحُوْن.

﴿سورہ نور﴾

اے ایمان والو! سب اللہ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یَاأَیُّھاالذیْنَ اٰمنُوْا تُوبُو إلَی اللّٰہِ توبةً نصُوحاً عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّئاتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحتِھا الاَنھَار.

﴿سورہ تحریم﴾

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی طرف خالص توبہ کرو۔ قریبؔ ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے دور کردے اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کردے جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وذرواظاھِرَ الإِثمِ و باطِنَہ‘

ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑدو۔

Marfat.com

گناہوں سے توبہ کرنا ہر شخص کے لئے فرض عین اور ضروری ہے۔ یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی انسان اس سے بے نیاز ہو۔

﴿دفتر دوم مکتوب ٦٦﴾

﴿۲﴾

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے اور وہ سچے تھے کہ رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور وضو کرلے اور نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسکو معاف کر دے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ' و تعالیٰ نے فرمایا اور جو آدمی کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو غفور و رحیم پائے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے۔ جو آدمی کوئی گناہ کرے پھر اس پر اس کو ندامت ہو تو وہ ندامت اس گناہ کا کفارہ ہے۔

﴿دفتر دوم مکتوب ٦٦﴾

﴿۳﴾

حدیث نبوی میں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مُسوف لوگ ہلاک ہو گئے جو کہتے ہیں کہ عنقریب توبہ کرلیں گے۔

لُقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی: اے بیٹا توبہ کو کل پر موخر نہ کر دینا کیونکہ موت ناگہانی طور پر آجاتی ہے۔

Marfat.com

مجاہد نے کہا: جو آدمی صبح وشام توبہ نہ کرے وہ ظالمین سے ہے۔

﴿دفتر دوم مکتوب ٦٦﴾

﴿۴﴾

سو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو اور اپنے ہاتھ سے کیئے ہوئے اعمال سے اپنے رب کے حضور بخشش مانگو اور اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا سوال کرو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنیوالا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔

Marfat.com

# ذکرِ الٰہی

﴿۱﴾

پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے اور مستحب اوقات میں سنن مؤکدہ ادا کرنے کے بعد اپنے تمام اوقات کو ذکر الٰہی جل شانہ' میں مصروف رکھنا چاہیئے۔ کھانے، سونے، آنے جانے غرض تمام اوقات میں ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۹۳﴾

﴿۲﴾

الابذکر اللہ تطمئن القلوب. ﴿پارہ ۱۳ سورہ رعد﴾

سُن لو اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

اطمینانِ قلب کا راستہ اللہ سبحانہ' کا ذکر ہے نظر و استدلال اس کا راستہ نہیں۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود — پائے چوبیں سخت بے تمکین بود

اپنے مسلک کی بنیاد صرف دلائل پر رکھنے والوں کے پاؤں لکڑی کے ہیں اور ظاہر ہے کہ لکڑی کے پاؤں بالکل کمزور ہوتے ہیں۔

کیونکہ ذکر کے ذریعے جناب قدس خداوندی کے ساتھ ایک گونہ مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ کچھ بھی مناسب نہیں۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تاہم ذکر کے ذریعے ذاکر اور مذکور کے درمیان ایک قسم کا تعلق پیدا ہو

جاتا ہے جو محبت کا موجب بنتا ہے اور جب محبت کا غلبہ ہو جاتا ہے تو دل سے اطمینان کے سوا سب کچھ نکل جاتا ہے اور جب معاملہ اطمینانِ قلب کے حصول تک پہنچ گیا تو ایسے شخص کو دولتِ ابدی حاصل ہو گئی۔

ذکر گو ذکر تا ترا جان است ۔ پاکی دل ز ذکر یزداں است

جب تک تم میں جان ہے اس کے ذکر میں مصروف رہو۔ دل کی طہارت اللہ کے ذکر ہی سے نصیب ہوتی ہے۔ (دفتر اوّل مکتوب ۹۲)

﴾۳﴿

اس تھوڑی فرصت میں ذکر کثیر کے ساتھ جو نہایت اہم اور ضروری ہے مرضِ قلبی کے ازالہ کا فکر مند ہونا چاہیئے اور باطنی مرض کا علاج رب جلیل کی یاد کے ساتھ اس تھوڑی سی مہلت میں اعظم مقاصد میں سے ہے۔ وہ دل جو غیر حق میں گرفتار ہے اس سے خیر کی توقع کیا ہو سکتی ہے۔

﴾دفتر اوّل مکتوب ۱۶۶﴿

﴾۴﴿

تو اس بات کو جان اور آگاہ رہ کہ تیری سعادت بلکہ تمام انسانوں کی سعادت اور سب کی فلاح و نجات اپنے مولیٰ جل سلطانہ کے ذکر میں ہے جہاں تک ممکن ہو تمام اوقات کو ذکر الٰہی جل شانہ' میں مستغرق اور مصروف رکھنا چاہیئے اور ایک لحظہ کے لئے بھی غفلت کو جائز نہیں سمجھنا چاہیئے۔

﴾دفتر اوّل مکتوب ۱۹۰﴿

Marfat.com

﴿۵﴾

حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہے کہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے سوا خدا تعالیٰ کے چند ایسے فرشتے ہیں جو راستوں اور بازاروں میں اہل ذکر کی تلاش کرتے پھرتے ہیں جب وہ ذاکروں کے گروہ کو کہیں ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ تمہارا مطلب حاصل ہو گیا۔ پس جمع ہو کر اپنے پروں سے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ جب وہ ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر جاتے ہیں پس حق تعالیٰ حالانکہ اپنے بندوں کے حال کو بخوبی جانتا ہے۔ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کیسے دیکھا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ خدایا تیری حمد و ثنا کرتے تھے اور تجھ کو بزرگی سے یاد کرتے تھے اور تجھ کو تمام عیوب و نقائص سے پاک بیان کرتے تھے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا؟ فرشتے بیان کرتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہو۔ ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ پھر اس سے زیادہ بزرگی اور پاکیزگی سے یاد کریں۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا چیز طلب کرتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ بہشت مانگتے تھے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے بہشت کو دیکھا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ بہشت کو دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں پھر اس سے زیادہ اس کی طلب اور حرص کریں۔ پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے ڈرتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ

Marfat.com

دوزخ سے ڈرتے تھے اور تجھ سے پناہ مانگتے تھے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں پھر اس سے زیادہ پناہ مانگیں اور اس سے زیادہ ڈریں اور بھاگیں۔ پھر حق تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے تم گواہ رہو میں نے سب کو بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں یارب اس ذکر کی مجلس میں فلاں آدمی ذکر کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ کسی دنیاوی حاجت کیلئے آیا تھا اور ان میں بیٹھ گیا تھا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ

اَنَا جَلِیسُ مَنْ ذَکرنی

﴿میں اس کا ہم نشیں ہوں جس نے میرا ذکر کیا﴾

کے بموجب میرے ایسے ہم نشیں ہیں کہ ان کا ہم نشیں بد بخت نہیں ہوتا۔ ﴿بخاری و مسلم بروائیت ابو ہریرہؓ﴾ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۰۳﴾

﴿۶﴾

عاقبت کی بہتری ذکر پر وابستہ ہے

اذکروا اللّٰہ کثیراً لعلّکم تفلحون ﴿سورہ الجمعة﴾

اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ فلاح پا جاؤ

گواہ ہے پس ذکر کثیر کو برقرار رکھنا چاہیئے اور جو کچھ اس دولت کے نامناسب ہے اس کو دُشمن جاننا چاہیئے نجات کا علاج یہی ہے ؎

ذکر گو تا ترا جان است          پاکئ دل زذکر رحمان است

Marfat.com

جب تک تم میں جان باقی ہے ذکر اور یاد الٰہی میں لگے رہو کیونکہ دل کی پاکیزگی رحمان کے ذکر پر منحصر ہے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۲۰۶﴾

﴿۷﴾

الا بذکر اللہ تطمئنّ القلوب

سُن لو اللہ کے ذکر سے دل کو اطمینان ہوتا ہے۔ نصّ قاطع ہے۔ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اس پر ثابت اور برقرار رہنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اصل مقصود یہی ہے۔

﴿۸﴾

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں درخت نہیں ہیں اس میں درخت لگاؤ۔ لوگوں نے عرض کیا وہاں کس طرح درخت لگائیں۔ آپ نے فرمایا تسبیح، تحمید، تمجید اور تحلیل کے ساتھ یعنی کلمہ سبحان اللہ کہو تاکہ اس کے عوض تمہارے لئے جنت میں ایک پودہ لگایا جائے تو بہشت کے درخت تسبیح کا نتیجہ ہیں۔ تنزیہ الٰہی کے کمالات جس طرح اس کلمہ میں حروف واصوات کے لباس میں لپیٹ دیئے گئے ہیں۔ بہشت میں ان کمالات کو بہشتی درخت کے لباس میں چھپایا گیا ہے جو کچھ بہشت میں ہے نیک عمل کا نتیجہ ہے۔

﴿۹﴾

اے فرزند فرصت و فراغت غنیمت ہے۔ ہمیشہ اپنے اوقات کو ذکر الٰہی جل شانہ' میں مصروف رکھنا چاہیئے جو بھی شریعت غرّا کے مطابق کیا جائے ذکر

Marfat.com

میں داخل ہے اگرچہ خرید و فروخت ہی ہو پس تمام حرکات و سکنات میں احکام شریعت کی رعایت کرنی چاہیئے تاکہ سب کام ذکر بن جائیں کیونکہ ذکر غفلت دور کرنے سے عبادت ہے اور جب تمام افعال میں اوامر و نواہی کی رعایت ملحوظ رکھی جائے تو امر و نہی کرنے والے سے غافل ہونے سے نجات میسر آجاتی ہے اور اس بلند ذات کا دوام ذکر حاصل ہو جاتا ہے۔ ﴿دفتر دوم مکتوب ۲۵﴾

﴿۱۰﴾

طالب کو چاہیئے کہ باوضو ذکر کرے اور کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے بھی اسی کام میں مشغول رہے اور آمد و رفت اور خورد و نوش اور سوتے جاگتے کسی وقت بھی ذکر سے خالی نہ رہے۔

ذکر گو تا ترا جان است  پاکیٔ دل زذکر رحمان است

اس طرح ہمیشہ ذکر میں مشغول رہے کہ مذکور کے سوا ہر چیز اس کے سینہ کے میدان سے اپنا سامان باندھ کر کوچ کر جائے اور اس کے باطن میں ما سوا کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہے۔ ﴿دفتر سوم مکتوب ۸۴﴾

Marfat.com

# فضائل کلمہ طیّبہ لاالٰہ الا اللّٰہ

بِسْمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم ط

﴿۱﴾

رب جل سلطانہ' کے غضب و غصہ کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی چیز بھی اس کلمہ طیبّہ لاالہ الاالله سے زیادہ نافع نہیں۔ جب کہ یہ کلمہ طیبّہ دوزخ کی آگ میں پڑنے کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے تو دوسرے غصّوں کو جو اس سے کمتر ہیں بطریق اولی ٹھنڈا کرتا اور تسکین دیتا ہے۔ کیوں تسکین نہ دے جب کہ بندہ اس کلمہ طیبّہ کے تکرار کے ذریعے ماسوائے حق کی نفی کر کے سب سے منہ پھیر کر معبود بر حق کو ہی قبلہ توجہ بناتا ہے۔ غضب کا سبب پراگندہ توجہات تھیں جن میں مبتلا تھا جب پراگندہ توجہات کی بندہ نے نفی کر دی تو اللہ تعالیٰ کا غضب و غصہ بھی جاتا رہا اس معنی کو تو عالم مجاز میں مشاہدہ کر سکتا ہے۔ جب مالک اپنے غلام سے ناراض ہوتا اور اس پر غضب کا اظہار کرتا ہے تو حُسنِ فطرت والا غلام اپنے مالک کے سوا سے توجہ ہٹا کر اپنے آپ کو مالک کی طرف متوجہ کر لیتا ہے اس وقت مالک کو اپنے مملوک کے حق میں شفقت و رحمت پیدا ہو جاتی ہے اور غضب و غصہ رفع ہو جاتا ہے۔

کلمہ طیبّہ کو آخرت کے ننانوے ذخیرہ ہائے رحمت کی چابی قرار دیا گیا ہے۔ یہ فقیر یوں محسوس کرتا اور جانتا ہے کہ ظلماتِ کفر اور کدورت شرک

Marfat.com

سے رفع کرنے میں اس کلمہ طیبّہ سے بڑھ کر شفاعت کرنے والی کوئی چیز نہیں۔

﴿دفتر دوم مکتوب ۳۷﴾

﴿۲﴾

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

**مَنْ قَالَ لاالٰہ اِلاَّ اللّٰہُ دَخَلَ الجَنَّۃَ**

جس نے لاالٰہ اِلاَّ اللّٰہ کہا جنت میں داخل ہوا۔

کوتاہ نظر لوگ تعجب کرتے ہیں کہ صرف لاالٰہ اِلاَّ اللّٰہ کہنے سے دخول جنت کیسے میسر آئے گا۔ یہ لوگ اس کلمہ طیبّہ کی برکات سے واقف نہیں۔ اس فقیر کو محسوس ہوا ہے کہ اگر تمام عالم کو صرف اس کلمہ طیبّہ کے طفیل بخش دیں اور بہشت میں بھیج دیں تو گنجائش رکھتا ہے اور مشاہدے میں اس طرح آتا ہے کہ اگر اس کلمہ مقدسہ کی برکات کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تمام عالم پر تقسیم کرتے رہیں سب کو کفایت کرتا اور سب کو سیراب کرتا ہے۔

اس کلمہ طیبّہ کی برکات اس قدر بڑھ جاتی ہیں جب اس کے ساتھ کلمہ مقدسہ مُحمّد رسول اللّٰہ جمع ہو جائے۔ ﴿دفتر دوم مکتوب ۳۷﴾

﴿۳﴾

اس کلمہ کے سامنے ساری دنیا کی کچھ حیثیت و قدر و قیمت نہیں ہے۔ کاش کہ ساری دنیا اس کے سامنے اتنی حیثیت ہی رکھتی جتنی ایک قطرے کی دریائے محیط کے سامنے ہوتی ہے۔ اس کلمہ طیبّہ کی عظمت کا ظہور پڑھنے والے

Marfat.com

کے درجات کے مطابق ہوتا ہے جس قدر پڑھنے والے کا درجہ زیادہ ہوگا اس کلمہ مقدسہ کی عظمت کا ظہور بھی زیادہ ہوگا۔ ﴿دفتر دوم مکتوب ۳۷﴾

﴿۴﴾

کلمہ طیبہ لاالہ الاّ اللّٰہ جو اندورنی اور بیرونی خداوؤں کی نفی اور انہیں مٹانے کے لئے وضع کیا گیا ہے نفس کے تزکیے اور اس کی تطہیر کیلئے بہت ہی نافع اور مناسب ہے۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۵۲﴾

﴿۵﴾

چونکہ نفس سرکشی کے مقام میں رہتا ہے اور عہد توڑنے میں چست ہے اس لئے اس کلمہ طیبہ کے باربار تکرار سے ایمان کی تجدید کرتے رہنا چاہیئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

جدّدوا إیمانکُم بقول لاالہ إلاّ اللّٰہ ﴿احمد بروایت ابوہریرہؓ﴾

کلمہ لاالہ إلاّ اللّٰہ سے اپنے ایمان کی تجدید کرو۔

بلکہ ہر وقت اس کلمہ کا تکرار رہنا چاہیئے کیونکہ نفس امارہ ہر وقت خباثت کرنے پر تُلا رہتا ہے۔ حدیث شریف میں اس کلمہ مبارکہ کا فضائل میں وارد ہوا ہے کہ اگر تمام آسمانوں اور تمام زمینوں کو ایک پلہ میں رکھیں اور اس کلمہ کو دوسرے پلہ میں تو اس کا پلہ دوسرے پلہ پر غالب رہے گا۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۵۲﴾

اے اللّٰہ ہمیں کلمہ طیبہ کی برکات سے محروم نہ کر اور ہمیں اس پر ثابت

Marfat.com

رکھ اور ہمیں اس کی تصدیق پر موت نصیب فرما اور اس کی تصدیق کرنے والے انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات والبرکات کی حرمت سے جنت میں جانا نصیب فرما۔ ﴿دفتر دوم مکتوب ۳۷﴾

Marfat.com

# سُبحان اللّٰہِ وبحمدہٖ

# سُبحان اللّٰہِ العظیم

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ العظیم.

دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں میزان میں بھاری خدائے رحمان کو پیارے ہیں۔وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ العظیم ہیں۔

ان کے زبان پر ہلکے ہونے کی وجہ تو ظاہر ہے کہ ان کے حروف تھوڑے ہیں اور میزان میں بھاری ہونے اور خدائے رحمٰن کو پیارا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے کلمے کا جزاوّل ﴿سبحان اللہ﴾ ان تمام چیزوں سے جو اس کی جنابِ قدس عزوجل کے لائق نہیں ہیں، سے اس کی بلند ذات کی تنزیہ اور تقدس کا فائدہ دیتا ہے اور اس کی جناب کبریاء کا صفات نقص اور حدوث و زوال کے نشانات سے پاک ہونا ظاہر کرتا ہے۔اور اس کلمے کا دوسرا جزاللہ تعالیٰ کی صفات کمال اور شیونات ِجمال کے ثبوت کا فائدہ دیتا ہے۔چاہے وہ صفات و شیونات فضائل میں سے ہوں یا فواضل میں سے اور دونوں جزؤں میں اضافت کو استغراق کے لئے بنانا اللہ سبحانہ' وتعالیٰ کے لئے تمام تنزیہا ،اور تقدیسات اور

تمام صفات کمال و جمال کے ثبوت کا فائدہ دیتا ہے تو پہلے کلمے کے دونوں جزوں کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ تمام تنزیہات و تقدیسات اسی ذات سبحانہ' کی طرف لوٹتی ہیں اور تمام صفاتِ کمال و جمال بھی اسی ذات عزوجل کے لئے ثابت ہیں۔

اور دوسرے کلمے کا حاصل یہ ہے کہ تمام تنزیہات و تقدیسات اللہ ہی کیلئے ہیں اور عظمت و کبریا کا اثبات بھی اسی ذات عزوجل کیلئے ہے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس بلند ذات سے نقائص کا مسلوب ہونا، صرف اس کی عظمت اور کبریائی کی وجہ سے ہے لہٰذا دونوں کلمے میزان میں بھاری اور خدا کو پیارے ہیں نیز تسبیح توبہ کی چابی بلکہ اس کا نچوڑ اور خلاصہ ہے تو تسبیح گناہوں کو مٹانے اور خطاؤں کے معاف کرنے کا وسیلہ ہے۔ اس بنا پر بھی یہ میزان میں بھاری ہیں۔ اور حسنات کے پلے کو جھکانے والی ہے اور خدا کو پیاری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ معافی اور درگذر کو پسند کرتا ہے۔

نیز جبکہ تسبیح اور حمد کرنے والے نے اس کی جنابِ قدس کو اس کی شان کے خلاف چیزوں سے منزہ ظاہر کیا اور اس کی بلند ذات کیلئے صفاتِ کمال و جمال کو ثابت کیا تو کریم اور بہت عطا کرنے والی ذات جل شانہ' سے اُمید ہے کہ وہ بھی تسبیح کرنیوالے کو غیر مناست باتوں سے پاک اور منزہ کردے۔ اور حمد کرنے والے میں صفاتِ کمال پیدا کردے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Marfat.com

هل جزاء الاحسان الاالاحسان

نہیں ہے احسان کابدلہ مگر احسان

تو لازماً یہ دونوں کلمے میزان میں بھاری ہیں کیونکہ ان کے تکرار کے سبب گناہ مٹتے ہیں اور خدائے رحمٰن کو پیارے ہیں کیونکہ ان کے واسطے سے اچھے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ ﴿دفتر اوّل مکتوب ۳۰۸﴾

Marfat.com

# رِفق۔ نرمی اختیار کرنا

حضور نبی اکرم علیه من الصلوات افضلها ومن التسلیمات اکملها کی چند احادیث جو وعظ و تذکیر اور نصیحت ہیں لکھی جاتی ہیں۔ اللہ سبحانہ' انکے مطابق عمل کی توفیق عطا کرے۔

﴿۱﴾

رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ رَفِیْق'' یُحِبُّ الرِفْقَ وَیُعْطِیْ عَلیٰ الرِفْقِ مَالاَیُعْطِیِ عَلیٰ الْعنف وَمَالاَیُعْطِیِ عَلیٰ مَاسَواہ؁ ﴿رواہ مُسلم﴾

بیشک اللہ تعالیٰ لطف و نرمی فرمانے والا ہے نرمی کو دوست رکھتا ہے اور نرمی کرنے پر وہ کچھ عطا کرتا ہے۔

جو سختی کرنے پر عطا نہیں کرتا اور نہ نرمی کے ماسوا کسی اور چیز پر عطا کرتا ہے۔

﴿۲﴾

ایک اور روایت میں آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

عَلَیكِ بِالرِفْقِ وَاِیَّاكِ بِالْعنفِ وَالْفُحشِ اِنَّ الرِفْقَ لاَ یَکُوْنُ فی شَیْءٍ اِلاَّ زَانَه' وَلاَ یُنزَعُ مِنْ شَیءٍ اِلاَّ شَانَه'؁ ﴿رواہ مسلم﴾

اے عائشہ نرمی کو ہاتھ سے نہ جانے دینا اور سختی و زبان درازی سے بچنا

Marfat.com

کیونکہ رفق ونرمی سے شے میں زیبائش ہے اور جب کسی شے سے رفق ونرمی کو نکال لیا جائے تو وہ شے داغدار ہو جاتی ہے۔

﴿۳﴾

حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

مَن یُحرَمِ الرفقَ یُحرَمِ الخَیْرَ

جو لطف ونرمی کی اچھی عادت سے محروم ہے وہ نیکی سے محروم ہے۔

﴿۴﴾

حضور نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ نے یہ بھی فرمایا:

انّ مِنْ أحَبِّکُمْ إلیَّ اَحْسَنَکُمْ اَخلاقاً.

تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھا ہے۔

﴿۵﴾

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

مَنْ أُعطِیَ حظَّہ، مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِیَ حَظَّہ، مِنَ الدُّنْیاوَالآخِرَۃِ.

﴿شرح سنہ﴾

جسے لطف ونرمی سے حصہ عطا کیا گیا اسے دُنیا وآخرت کی نیکی میں سے حصہ عطا کیا گیا۔

Marfat.com

﴿٦﴾

حضور علیہ السلام کا یہ بھی ارشاد ہے :

اَلْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ وَالإِيْمَانُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالبَذَاءُ مِنَ الجَفَاءِ وَالجَفَاءُ مِنَ النَّارِ.

حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت کی چیز ہے اور بیہودہ گوئی برائی سے ہے اور برائی دوزخ میں جانے والی چیز ہے۔

﴿٧﴾

إنَّ اللّٰهَ يُبغِضُ الفاحِشَ الْبَذِيَّ.

بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے حد سے بڑھ جانے والے بیہودہ لوگوں کو۔

﴿٨﴾

الاأُخبِرُكُم بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ يَحْرُمُ النَّارُ عَلَيهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ. ﴿ترمذی شریف﴾

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کون آتشِ دوزخ پر حرام ہے اور کس پر آتش دوزخ حرام ہے ؟ ہر آسان روی اختیار کرنے والے نرم طبع ،لوگوں سے نزدیک ،نرم خو آدمی پر۔

﴿٩﴾

اَلْمُوْمِنُوْنَ هَيِّنُونَ لَيِّنُونَ كَالْجَمَلِ الأَنِفِ إنْ قِيْدَانْقَادَ وَاِنِ

Marfat.com

اسْتُنخ عَلیٰ صَخْرَۃَ نِ السْتَنَاخَ. ﴿ترمذی شریف﴾

مومن نرم طبع مطیع و فرمانبردار ہوتے ہیں جس طرح مہار پڑا ہوا اونٹ۔ اگر اسے کھینچا جائے تو اطاعت کیلئے گردن رکھ دیتا ہے اور اگر کسی پتھر پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔

﴿۱۰﴾

مَنْ کَظَمَ غَیظاً وَھُوَیَقْدِرُعَلٰی اَنْ یَنْفُذَہٗ دَعَاہُ اللّٰہ عَلٰی رُؤُوْسِ الْخَلاَئِقِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یُخیّرَہٗ فِی أیِّ الْحُورَاءِ شَاءَ.

﴿ترمذی شریف﴾

جو شخص اپنا غصہ پی گیا حالانکہ وہ اسے جاری کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے اسے بلائے گا یہاں تک کہ وہ جو حور منتخب کرنی چاہیئے اللہ کی طرف سے اختیار ہو گا۔

﴿۱۱﴾

إنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اَوْصِنِی قَالَ لاَ تَغْضَبْ فَرَدَّ مِرَاراً قَالَ لاَ تَغْضَبْ. ﴿بخاری شریف﴾

ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے وصیت کی درخواست کی آپ نے فرمایا غصہ نہ کرنا اس نے بار بار وصیت کی درخواست کی آپ نے ہر بار اسے یہی فرمایا غصہ نہ کیا کر۔

Marfat.com

﴿۱۲﴾

اَلاَأُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الجَنَّةِ؟كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ،لَوْأَقْسَم عَلَى اللّٰهِ لأَبَرَّہ' اَلاَأُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ.

﴿بخاری و مسلم﴾

کیا میں تمہیں بہشت میں جانے والے لوگ نہ بتاؤں ؟ ہر ایسا شخص جسے لوگ کمزور و حقیر جانیں لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ پر کسی کام کی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کرے۔ کیا میں دوزخ میں جانیوالوں کی خبر نہ دوں ؟ وہ ہر ایسا شخص ہے جو تلخ مزاج سخت گو جھگڑالو اور تکبر کرنے والا ہو۔

﴿۱۳﴾

إذَاغَضَبَ احَدُكُم وَهُوَقَائِمٍ'' فَلْيَجْلِس فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الغَضَبُ وَلاَّ فَلْيَضْطَجِعُ. ﴿احمد و ترمذی﴾

جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے ایسا کرنے سے اگر غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔

﴿۱۴﴾

إنَّ الغَضْبَ لَيُفْسِدُ الإِيْمانَ كمايُفْسِدُ الصبِرُ العَسَل.

﴿بیہقی شریف﴾

بے شک غصہ ایمان کو اس طرح تباہ کرتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو تباہ کرتا ہے۔

Marfat.com

﴿۱۵﴾

من تواضع لِللّٰہِ رَفعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ فِیْ نَفسِہٖ صَغِیْر" وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عظیم" وَمَن تَکَبَّرَ وَضَعَہُ اللّٰہُ فھوَفِیْ أعیُنِ الناسِ صَغیر" وَفِیْ نَفْسِہٖ کَبِیْر" حَتّٰی لَھُوَاَھْوَنُ عَلَیْھِمْ مِنْ کَلْبٍ او خِنزیرٍ.

﴿بیہقی شریف﴾

جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اسے رفعت وبلندی عطا کرتا ہے۔ وہ اپنی ذات کو حقیر جانتا ہے مگر لوگوں کی نظروں میں بزرگ ہوتا ہے۔ اور جو متکبر بنتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نیچا کرتا ہے تو وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوتا ہے لیکن خود اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے۔ ایسا شخص لوگوں کی نگاہوں میں کتے اور خنزیر سے بھی حقیر اور خوار ہوتا ہے۔

﴿۱۶﴾

قَالَ موسیٰ بنُ عمِرانَ علٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصلوٰۃ وَالتَّسْلِیمات یَارَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبادِکَ قَال مَنْ إذاقدَرَغفَرَ. ﴿بیہقی شریف﴾

حضرت موسیٰ بن عمران علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰت والتسلیمات نے عرض کیا اے رب، تیرے نزدیک تیرے بندوں میں زیادہ باعزت کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو قدرت رکھنے کے باوجود بخش دے۔

Marfat.com

﴿۱۷﴾

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا:

مَنْ خزَنَ لِسَانہ، سترَاللّٰہُ عَوْرَتَہ، وَمَنْ کَفَّ غَضَبَہ، کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہ، یَوْمَ القِیَامَۃِ وَمَنِ إعْتَذرَ اِلَی اللّٰہِ قَبِلَ اللّٰہُ عُذْرَہ،.

﴿بیہقی شریف﴾

جو شخص اپنی زبان کی نگہداشت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب پوشیدہ رکھے گا اور جو اپنے غصے کو روکے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے عذاب روک دے گا اور جو اللہ کی بارگاہ میں عذر خواہی کرے گا اللہ اس کے عذر کو قبول فرمائے گا۔

﴿۱۸﴾

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

مَنْ کَانَتْ لَہ، مَظْلِمَۃٌ" لأخیہِ مِنْ عِرْضِہِ اَوشیءٍ فَلْیَتَحلَّلْ مِنْہُ الیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لاَ یکُوْنَ دِیْنَار"وَلاَدِرْھَم" اِنْ کَانَ لَہ، عَمَل"صالح"أُخِذَ بِقَدْرِمظلِمَتِہِ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَہ، حَسَنَات" أُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہِ فَحُمِلَ عَلَیہ. ﴿بخاری شریف﴾

جس شخص پر اس کے بھائی کا کوئی حق ہو یعنی ظلماً اس سے کوئی چیز لی ہو چاہیئے کہ اس سے آج ہی معاف کروالے اس سے پہلے کہ اس کے پاس نہ دینار رہے نہ درہم۔ اگر اس کے پاس نیکیاں ہونگی تو وہ اس سے باندازہ ظلم اس سے

Marfat.com

لے لی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔

﴿۱۹﴾

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

أَتدْرُوْنَ مَنِ المفلس قالُوا اَلْمفلِسُ فِيْنامَنْ لاَدِرْهَمَ لَه' وَلاَ متاعَ فَقَالَ اَلمُفلِسُ مِنْ أُمَّتِىْ مَنْ يَأْتِىْ يَوْمَ القِيامَةِ بِصلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزكوٰةٍ وَيَاتِىْ قَدْشتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَاوَأَكَلَ مَالَ هٰذَاوَسَفَكَ دَمَ هٰذَاوَضَرَبَ هٰذَافَيُعْطىٰ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُه قَبْلَ اَنْ يُقْضىٰ مَاعَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَا هُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِى النَّارِ. ﴿مسلم شریف﴾

جانتے ہو مفلس اور تنگ دست کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہم میں مفلس وہ ہوتا ہے جس کے پاس درہم اور سامان نہ ہو۔ فرمایا میری اُمت میں بڑا مفلس اور تنگدست وہ شخص ہے جو قیامت کے روز نماز، روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوگا لیکن اس کے ساتھ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا، کسی کو مارا پیٹا ہوگا تو ایک حقدار کو بھی اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور دوسرے کو بھی۔ پھر اگر اس کی نیکیاں اس کے ذمے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی ختم ہو جائیں گی تو اہل

Marfat.com

حقوق کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔

﴿دفتر اوّل مکتوب ۹۸﴾

Marfat.com

# حفاظتِ ایمان

﴿۱﴾

شریعت کے دو جز ہیں عقیدہ اور عمل، عقائد دین کے اصول ہیں اور اعمال فرع جس کے عقائد درست نہیں وہ نجات نہیں پاسکتا اور اس کے حق میں عذاب الٰہی سے خلاصی کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ ﴿دفتر سوم مکتوب ۳﴾

﴿۲﴾

اہلسنت و جماعت جو کہ نجات پانے والی جماعت ہے کی پیروی کے بغیر نجات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اگر بال برابر بھی ان کی مخالفت ہوئی تو خطرہ ہے اور یہ بات کشفِ صحیح سے بھی یقین کے درجہ تک پہنچ چکی ہے اسلیئے اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہے پس خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اہلسنت و جماعت کی توفیق ملی اور ان کی تقلید کا شرف حاصل ہوا۔ ﴿دفتر دوم مکتوب ۵۹﴾

﴿۳﴾

اللّٰھم ثبتنا علی معتقدات اھل السنة والجماعت وامتنافی زمرتھم واحشرنا معھم.

اے اللہ ہمیں اہلسنت وجماعت کے عقائد پر ثابت رکھ اور انہیں کے گروہ میں ہمیں مار اور انہیں کے ساتھ ہمارا حشر فرما۔ ﴿دفتر دوم مکتوب ۶۷﴾

Marfat.com

# محاسبہ

مشائخ کرام قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم کے ایک گروہ نے محاسبے کا طریقہ اختیار کیا ہے۔اور رات کو سونے سے کچھ پہلے اپنے اقوال، افعال اور اپنی روزمرّہ کی حرکات وسکنات ملاحظہ کرتے ہیں اور تفصیل کے ساتھ ہر ایک کی حقیقت تک پہنچتے ہیں۔ اپنی تقصیرات اور برائیوں کا تدارک توبہ واستغفار اور التجاء و تضرع سے کرتے ہیں اور اپنے نیک اعمال وافعال کو توفیق خداوندی کی طرف لوٹاتے ہوئے خداوند تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر میں مصروف ہوتے ہیں اور صاحبِ فتوحاتِ مکیہ قدس سرہ ٗجو محاسبہ کرنے والے گروہ میں سے ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنے محاسبہ میں دوسرے مشائخ سے آگے ہوں اور میں اپنے دل میں آنیوالے خیالات اور اپنی نیتوں کا بھی محاسبہ کرتا ہوں۔

فقیر کے نزدیک سو دفعہ سبحان اللہ اور الحمد لِللہ اور اللہ اکبر سونے سے کچھ دیر پہلے اس طرح پڑھ لینا جس طرح مخبر صادق علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والتسلیمات سے ثابت ہے محاسبہ کا حکم رکھتا ہے اور محاسبے کا کام کرتا ہے۔ گویا کلمۂ تسبیح کی تکرار سے جو توبہ کی چابی ہے اپنی کوتاہیوں اور خطاؤں سے بندہ عذر خواہی کرتا ہے اور اس بلند ذات کی جنابِ قدس کی طرف اس کی خطاؤں کے ارتکاب سے جو کچھ لوٹا تھا، اس کی تنزیہ اور تقدیس کرتا ہے۔ کیونکہ سیئات ﴿برائیوں﴾ کا مرتکب اگر نیکی کے حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے

Marfat.com

خدائے پاک کی عظمت اور کبریائی کو ملحوظِ خاطر اور اپنی نظر کے سامنے رکھتا تو ہر گز اس بلند ذات کے حکم کی خلاف ورزی میں جلدی نہ کرتا اور جب اس نے اس کے حکم کی خلاف ورزی میں جلدی کی تو معلوم ہوا کہ اس بلند ذات کی امر و نہی اس مرتکب کے نزدیک کچھ شمار و اعتبار نہیں رکھتی۔ اللہ سبحانہ' و تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے لہٰذا کلمہ تنزیہ سے اس کوتاہی کی تلافی کرتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ استغفار میں گناہ کا چھپانا ہوتا ہے اور کلمہ تنزیہ میں گناہ کی بیخ کنی کا مطالبہ ہے لہٰذا استغفار اور کلمہ تنزیہ ﴿سبحان اللہ﴾ میں بہت فرق ہے۔ یہ عجب کلمہ ہے کہ اس کے الفاظ بہت ہی کم ہیں اور اس کے معانی اور منافع بہت ہی زیادہ ہیں۔

اور کلمہ تحمید ﴿الحمد للّٰہ﴾ کے تکرار سے خداوند تعالیٰ جل سلطانہ' کی توفیق کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اور کلمہ تکبیر ﴿اللہ اکبر﴾ میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس بلند ذات کی جناب پاک اس سے بلند تر ہے کہ یہ عذر خواہی اور یہ شکر اس ذات جل شانہ' کے شایانِ شان ہو کیونکہ بندے کی عذر۔ خواہی اور اس کا استغفار خود عذر خواہی اور بہت زیادہ استغفار کا محتاج ہے اور بندے کا شکر کرنا اور حمد کرنا خود اس کی اپنی ذات کی طرف لوٹتا ہے۔

سُبحان ربّك ربّ العزّةِ عمّا يصفون وسلام على المرسلين والحمدُ لِللّٰهِ ربّ العالمين.

Marfat.com

پاک ہے تیرا رب عزت والا ان باتوں سے جو وہ کرتے ہیں اور تمام مرسلین پر سلامتی کا نزول ہوتا رہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے ہیں۔

محاسبہ کرنیوالے حضرات استغفار پر کفایت کرتے ہیں اور ان کلماتِ قدسیہ سے استغفار کا کام بھی حاصل ہو جاتا ہے اور شکر کی بجا آوری بھی ہو جاتی ہے اور استغفار شکر کے ناقص ہونے کے اظہار کا اشارہ بھی میسر آجاتا ہے۔

ربناتقبل منا انك انت السّميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم وصلى الله تعالى علٰى سيدنا محمد وعلٰى اٰلهٖ وصحبهٖ الطاهرين وسلّم وبارك عَليه وعليهم اجمعين.

راقم الحروف

**محمد کریم سلطانی**

Marfat.com

Marfat.com